سوال

(51) کفن پر قرآنی آیات لکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کفن پر قرآنی آیات یا کلمہ وغیرہ کا لکھنا درست ہے؟ کیا حدیث سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے کفن پر قرآنی آیات، کلمہ شہادت، اہل بیت کے اسماء اور دیگر دعائیہ کلمات لکھنا کسی بھی حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنھم فوت ہوئے۔ آپ کی بیٹیاں ،بیٹے، زوجہ محترمہ وغیرہم اس دارفانی سے رخصت ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی کے بارے بھی یہ بات ثابت نہیں کہ انہوں نے کفن پر دعائیہ کلمات وغیرہ لکھے ہوں اور ظاہر ہے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں نہیں ہوا اور نہ ہی خیر القرون میں اس کا کوئی وجود ہے تو وہ بدعت ہی تصور ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد"

(صحیح البخاری وغیرہ)

جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے۔

امام ابن الصلاح سے سوال کیا گیا:

"في الكفن لم يجوز أن يكتب عليه سور من القرآن: يس والكهف، وأي سورة أراد، أو لا يحل هذا خوفا من صديد الميت وسيلان ما فيه على الآيات وأسماء الله تعالى المباركة المحترمة الشريفة"

کیا کفن پر قرآنی سورتیں لیس، الکھف یا جو بھی سورت چاہیے لکھنا جائز ہے یا یہ حلال نہیں میت کے بدن سے پیپ نکلنے اور آیات مقدسہ اور اسماء مبارکہ پر بہہ جانے کے خوف سے۔ تو انہوں نے جواب دیا: "لا يجوز ذلك" یہ جائز نہیں۔

(فتاویٰ ومسائل ابن الصلاح 1/262)

اس فتویٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان آیات مقدسات اور اسماء حسنیٰ کی توہین کا پہلو بھی اس میں موجود ہے میت کا وجود پھٹ سکتا ہے یا گل سڑ سکتا ہے اور میت کے بدن سے پیپ نکلنے کی وجہ سے ان اسماء کی توہین ہو سکتی ہے اس لحاظ سے بھی یہ درست نہیں ہے۔ بہرکیف انسان کی نجات عقائد حسنہ اور اعمال صالحہ پر ہے اور جو اس دنیا کی زندگی میں بوئے گا وہی اخروی زندگی میں کاٹے گا قبر اخروی زندگی کا پہلا مرحلہ ہے۔ وہاں پر اعمال ہی کام آئیں گے اور عقائد کی بنا پر نجات ہوگی جو آدمی دنیا کی زندگی میں بہترین عمل کر کے گیا وہ تو سوالوں کے جواب دے گا اور جو یہاں پر اللہ کا باغی تھا، اس کے لیے مشکل ہوگی اور کفن پر لکھی ہوئی تحریریں اس کے کام نہیں آئیں گی۔ جو لوگ عہد نامے، قرآن حکیم، یا دیگر دعاؤں پر مشتمل مجموعے میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں یہ بالکل عبث اور کسی کام نہیں آئیں گے ہمیں ایسے اعمال سر انجام دینے چاہئیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث سے ثابت ہوں یا قرآن حکیم سے ماخوذ ہوں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ جنازے کی بدعات کے تحت لکھتے ہیں:

"کتابۃ اسم المیت وأنہ یشھد الشھادتین، واسماء أھل البیت علیھم السلام بتربۃ الحسین علیہ السلام إن وجدت وإلقاء ذلک فی الکفن کتابۃ دعاء علی الکفن"

میت کا نام لکھنا اور یہ کہ وہ شہادتین کی گواہی دیتا تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کی مٹی اگر پائی جائے تو اس کے ساتھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے نام لکھ کر کفن میں رکھنا اور کفن پر دعاء لکھنی، یہ سب بدعات و خرافات میں سے ہیں۔ (احکام الجنائز و بدعھا ص 312)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الجنائز۔ صفحہ 237

محدث فتویٰ